101100 ـ روزے كى قضاء سے بھى عاجز عورت كا حكم

سوال

ميرى بہن نے دو برس قبل دوران حمل رمضان المبارك كے روزے نہيں ركھے، اور ابھى تك وہ روزے ركھنے سے عاجز ہے، اس پر كيا واجب ہوتا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

حاملہ عورت ـ اور دودھ پلانے والى بھى اس جيسى ہى ہے ـ كو جب اپنى جان كو ضرر كا خدشہ ہو، يا اپنے بچے كى جان كو خطرہ ہو تو اس كے ليے رمضان المبارك كے روزے چھوڑنا جائز ہيں، اور صرف اس كے ذمہ بعد ميں قضاء ہو گى؛ كيونكہ وہ مريض كى طرح ہے جو اپنى بيمارى كى بنا پر معذور ہے، اس كى تفصيل سوال نمبر (50005) اور (49848) كے جواب ميں بيان ہو چكى ہے، آپ ا سكا مطالعہ كريں.

پھر اگر وہ دوسرا رمضان آنے سے قبل روزہ ركھنے كى استطاعت ركھے تو اس پر قضاء ميں روزے ركھنے واجب ہيں، اور اگر نيا حمل يا دودھ پلانے كى يا سفر كى بنا پر ا سكا عذر باقى رہے تو اس پر كوئى حرج نہيں، اور جب بھى وہ روزہ ركھنے پر قادر ہو تو اس پر قضاء لازم ہے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ايك عورت نے رمضان ميں روزے نہيں ركھے اور اب وہ دودھ پلانے كى بنا پر قضاء نہ ركھ سكى حتى كہ دوسرا رمضان شروع ہو گيا تو اس پر كيا واجب ہوتا ہے ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" اس عورت پر واجب ہے كہ وہ چھوڑے ہوئے ايام كےبدلے روزے ركھے، چاہے دوسرے رمضان كے بعد ہى ركھے؛ اس ليے كہ اس نے پہلے اور دوسرے رمضان كے درميان قضاء كے روزے عذر كى بنا پر نہيں ركھے، ليكن اگر سرديوں كے موسم ميں اس پر روزہ ركھنا مشقت نہ ہو تو اسے سرديوں كے موسم ميں قضاء كے روزے ركھنا ہونگے چاہے ايك دن چھوڑ كر ہى روزہ ركھے، كيونكہ اس پر يہ لازم ہے، اور اگر وہ بچے كو دودھ پلا رہى ہے تواسے گزشتہ رمضان كى قضاء كے روزے حسب استطاعت ركھنا ہونگے جتنے ركھ سكتى ہے وہ ركھ لے، اور اگر

دوسرا رمضان آنے سے قبل نہ رکھ سکے تو اسے دوسرے رمضان کے بعد تك مؤخر کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں " انتہی.

مسائل رمضان (19) جواب سوال نمبر (360).

اور شیخ رحمہ اللہ سے یہ بھی سوال کیا گیا:

ایك عورت نے ولادت کے باعث رمضان کے روزے نہ رکھے، اور اس نے اس کی قضاء بھی نہیں کی اور اسے ایك لمبا عرصہ ہو چکا ہے، اور وہ روزے نہیں رکھ سکتی تواس کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اس عورت کو اپنےاس فعل پر اللہ تعالی سے توبہ و استغفار کرنی چاہیے؛ کیونکہ کسی بھی انسان کے لیے ایك رمضان سے دوسرے رمضان تك قضاء کو بغیر کسی شرعی عذر مؤخر کرنا حلال نہیں، اس لیے اسے توبہ کرنی چاہیے، اور پھر اگر وہ روزے رکھنے کی استطاعت رکھتی ہے چاہے ایك دن چھوڑ کر تو اسے روزے رکھنا ہونگے، اور اگر وہ استطاعت نہیں رکھتی تو دیکھا جائیگا کہ:

اگر ا سکا عذر مستقل اور جاری ہے تو وہ ہر دن کے بدلے ایك مسکین کو کھانا کھلا دے، اور اگر وقتی عذر ہے اور اس کے زائل ہونے کی امید ہے تو عذر ختم ہونے کا انتظار کیا جائیگا، اور پھر وہ اپنے ذمہ روزوں کی قضاء کرتے ہوئے روزے رکھے گی " انتہی.

(19) جواب سوال نمبر (361).

سوال کرنے والی نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس کی بہن روزے رکھنے سے عاجز کیوں ہے اور ا سکا سبب کیا ہے، اس لیے اگر تو وہ وقتی طور پر عاجز ہے اور ا سکا زائل ہونا ممکن ہے (حمل یا دودھ پلانے یا مرض کی بنا پر) تو جب بھی ممکن ہو یہ روزے رکھنا واجب ہیں.

اور اگر ا سکا عذر اور عاجز ہونا دائمی ہے یعنی دائمی مرض جس سے شفایابی کی امید نہیں تو اس پر قضاء نہیں بلکہ وہ ہر روزہ کے بدلے ایك مسکین کو کھانا کھلا دے "

واللہ اعلم .